بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر ا۔ صنعت اور قومی ترقی کی تعریف لکھیئے۔ نیز قومی ترقی میں صنعت کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: **صنعت:**

صنعت ایسا ادارہ ہے جہاں مالکان اور مزدور مشینوں اور اوزاروں کے ذریعے سرمایے، خام مال اور قدرتی وسائل کو ایسے استعمال کرتے ہیں کہ لوگوں کی ضروریات کو بھی پورا کیا جاسکے اور زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جاسکے۔

قومی ترقی:

قومی ترقی کسی بھی ملک کے معاشی اور سماجی حلقے میں آگے بڑھنے کا نام ہے۔ وسائل کو دریافت کر کے اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدے اٹھانے کی کوشش کر کے زندگی میں جدت، سہولت، اور معاشی اور سماجی استحکام پیدا کرنا ہی قومی ترقی کی علامت ہے۔

قومی ترقی میں صنعت کا کردار:

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں صنعتوں کے اہم کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اسے عوام کے طرز زندگی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لیئے صنعت وحرفت کے بہت سے پروگرام متعرف کروائے جار ہے ہیں۔

ا۔ قومی آمدنی میں اضافہ:

صنعت کے ذریعے سے محدود وسائل کو بھی حتی الامکان استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس سے بنائی جانے والی چیزوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور ملکی اشیاء میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ جدید طرز زندگی:

صنعتوں کے ذریعے طرز زندگی بھی بہتر بنایا جاتا ہے۔ زیادہ چیزیں بنانے سے مزدور کی آمدنی بڑھتی ہے اور طرز زندگی میں بہتری کی امید پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ معاشی استحکام:

صنعتکاری ہی کسی بھی ملک کو معاشی استحکام دینے کے لیئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ ایسی اقوام جو صرف خام مال کی ترسیل اور برآمد پر یقین رکھتی ہیں کبھی ترقی نہیں کرتیں۔

۴۔ توازن ادائیگی میں بہتری:

صنعتکاری توازن ادائیگی میں بہتری پیدا کرتی ہے۔

۵۔ ترقی کی تیز رفتاری:

صنعتکاری سے کسی بھی ملک کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ دوسرے شعبوں میں بھی بہتری آتی ہے۔

۶۔ بہتر روزگار کے مواقع:

صنعتکاری سے بہتر روزگار کے مواقع میسر آتے ہیں۔

۷۔ مہارت کو فروغ:

صنعتکاری سے مزدوروں میں مختلف شعبہ جات میں مہارت حاصل کرنے کو فروغ ملتا ہے۔

۸۔ **زرعی شعبے میں ترقی:**

صنعتیں زراعت کی مشینیں جیسے ٹریکٹر، بل ڈوزر وغیرہ بناتی ہیں جس سے زراعت میں مدد ملتی ہے اور پیداوار میں بہتری آتی ہے۔

۹۔ **ٹیکنالوجی میں بہتری:**

صنعتکاری کے ذریعے ٹیکنالوجی کو بھی بہتر بنانے کے مواقع میسر آتے ہیں۔

۱۰۔ **بچت اور سرمایہ کاری میں بہتری:**

اس کے ذریعے مزدوروں کی تنخواہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور بچت کو بھی فروغ ملتا ہے۔

۱۱۔ **تحفظ میں بہتری:**

صنعتکاری ہی کے ذریعے ملک کے لیئے ہتھیار وغیرہ بنائے جاتے ہیں اس سے ملک کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ **حکومت کے ریوینیو میں بہتری:**

صنعتکاری کے ذریعے حکومتی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

لہٰذا صنعتکاری کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان میں صنعتکاری کے پسماندہ ہونے کے اسباب بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں صنعتکاری کی پسماندگی کے اسباب ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ **مختلف حکومتی پالیسیاں:**

جب بھی پاکستان میں کوئی نئی حکومت اقتدار میں آتی ہے تو پرانی حکومت کی پالیسیاں کالعدم ہو جاتی ہیں جس سے صنعتوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

۲۔ **سرمائے کی کمی:**

سرمائے کی کمی کے باعث صنعتیں پروان نہیں چڑھتیں۔

۳۔ **مارکیٹ کی کمی:**

کم بازار ہونے کے باعث بھی صنعتیں فروغ حاصل نہیں کر پاتیں۔

۴۔ **مزدوروں کی پیداواری صلاحیت:**

مزدوروں کی پیداواری صلاحیتوں کی کمی کا صنعتوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

۵۔ **ذرائع آمدورفت اور ابلاغ کی کمی:**

آمدورفت اور ابلاغ کے محدود ذرائع بھی کسی ملک کی ترقی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتے ہیں۔

۶۔ **تیکنیکی معلومات کی کمی:**

اگر مزدور تیکنیکی معلومات نہیں رکھتے تو بھی صنعت کو نقصان ہوتا ہے۔

۷۔ **لوڈشیڈنگ:**

بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ صنعتوں کی پسماندگی کی ایک اہم بڑی وجہ ہے۔

۸۔ **معاشی روک:**

دوسرے ممالک کی جانب سے لگائی گئی روک بھی صنعتی پسماندگی کا باعث ہے۔

اختتامیہ:

ملکی ترقی کے لیئے صنعتکاری کی ترقی کا نہایت ضروری ہے۔

سوال نمبر۳۔ گھریلو اور چھوٹی صنعتوں پر نوٹ لکھیں۔ پاکستان کی اہم صنعتوں کے نام اور ان کے مراکز تحریر کیجئے۔(۲۰۱۱)

جواب: **تعارف:**

گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کو بہت سے ممالک میں پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ پاکستان میں یہ ایک ایسی صنعت ہے۔ جہاں دو سے نو مزدور کام کرتے ہیں۔اس صنعت سے ہزاروں لوگ وابستہ ہیں اور ملکی اور عام معیشت کو فائدہ دیتے ہیں۔

پاکستان کی اہم گھریلو اور چھوٹی صنعتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **قالین بافی:**

قالین بنانے کا سامان پاکستان میں دستیاب ہے۔ پاکستانی قالین دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ یہ صنعت ملک کے لیئے بڑا زرمبادلہ کماتی ہے۔ یہ اون اور سنتھیٹک مٹیریل کا استعمال کر کے بنائے جاتے ہیں۔

مقامات:

قالین کی صنعتیں لاہور، شیخوپورہ فیصل آباد ملتان جھنگ میں پائی جاتی ہیں۔

سندھ میں یہ صنعتیں جیکب آباد، سکھر، خیر پور، میر پور خاص، تھر پارکر، عمرکوٹ، حیدرآباد اور کراچی میں پائی جاتی ہیں۔

سرحد میں قالین پشاور میں بنائے جاتے ہیں۔

بلوچستان میں کوئٹہ میں قالین بنانے کی صنعتیں موجود ہیں۔

۲۔ **کھڈی:**

یہ کھڈیاں کمبل، بستر کی چادریں اور کاٹن کے رَگ (rug) بنائی جاتی ہیں۔اس صنعت سے بہت سے لوگ وابستہ ہیں۔

مقامات:

پنجاب: فیصل آباد، ملتان، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا اور سیالکوٹ۔

سندھ: حیدرآباد، سکھر۔

۳۔ **چمڑا رنگنے کا کارخانہ:**

یہ ایک اہم صنعت ہے اس میں جوتے، سوٹ کیس، گلدان، پرس وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

مقامات:

سندھ: کراچی۔حیدرآباد

پنجاب: لاہور۔قصور۔سیالکوٹ۔گوجرانوالہ۔شیخوپورہ۔ملتان۔

سرحد: پشاور۔سوات

۴۔ کھیلوں کا سامان:

کھیلوں کا سامان بنانے کے لیئے ٹمبر اور چمڑا پاکستان میں باآسانی دستیاب ہے۔ہاکی، بلّا، بال، فٹبال، ریکٹ وغیرہ پاکستان کے مشہور ہیں۔

مقامات:

کھیلوں کا سامان سیالکوٹ اور لاہور میں بنایا جاتا ہے۔

۵۔ چمچہ چھری کانٹے وغیرہ:

پاکستان میں ہر طرح کی کٹلری بنائی جاتی ہے۔

مقامات:

وزیرآباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، لاہور

۶۔ کڑھائی:

کڑھائی اور تارکشی کا کام پاکستان کا فخر ہے۔شیشے اور ریشمی دھاگے کا کام بھی بہت مشہور ہے۔

مقامات:

سندھ: لاڑکانہ۔دادو۔شکارپور۔نوابشاہ۔خضدار

سرحد: پشاور۔ڈیرہ اسماعیل خان۔کھوٹ اور نوشہرہ

اختتامیہ:

یہ صنعتیں زرمبادلہ بھی کماتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان کی بھاری صنعتوں پر نوٹ لکھیئے۔پاکستان کی خاص خاص صنعتیں۔ (۲۰۰۹)

جواب: بھاری صنعتوں سے مراد وہ صنعتیں ہیں جو نہ صرف اشیاء بڑے پیمانے پر بناتی ہیں بلکہ مشین اور خام مال بھی تیار کرتی ہیں۔پاکستان کی اہم بھاری صنعتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ٹیکسٹائل:

یہ پاکستان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔تقسیم کے وقت پاکستان کے پاس ٹیکسٹائل کے صرف ۱۷ یونٹ تھے۔ان کی پیداوار بھی بہت کم تھی۔مگر اب پاکستان ٹیکسٹائل کی پیداوار کے لحاظ سے اہم ملک ہے۔یہ صنعت زرمبادلہ میں ۳۔۷۱ فیصد، روزگار کے مواقع ۲۔۳۲ فیصد اور ۶۰ فیصد ملکی درآمدات پر منتج ہے۔۲۰۰۱-۲۰۰۲ء میں ۳۵۴ ملیں کام کررہی تھیں ان میں لگائے گئے سپنڈل (Spindle) ۸۸۴۱ تھے اور کپڑے

کی پیداوار ۵۵۸ ملین مربع میٹر تھی۔اس صنعت کی بہتری کے لیئے حکومت بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔اس صنعت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i- کاٹن:

یہ صنعت فیصل آباد، لاہور ملتان میں پنجاب کے علاقے میں پائی جاتی ہے۔سندھ میں کراچی اور حیدر آباد سرحد میں ڈی۔آئی خان، نوشہرہ، بنوں، ہری پور اور سوات جبکہ بلوچستان میں آئل اور کوئٹہ کے مقام پر پائی جاتی ہیں۔

ii- اونی:

کراچی، لارنس پور، لاہور، قائد آباد ہرنائی، مستانگ، بنوں اور نوشہرہ میں اونی کپڑے کی صنعت پائی جاتی ہے۔

iii- ریشمی:

یہ صنعتیں دو طرح کی ہیں۔ایک ریشمی کپڑا قدرتی طور پر ریشم کے کیڑے سے حاصل ہونے والے ریشم سے بنایا جاتا ہے۔جبکہ دوسری قسم مصنوعی ریشم کی ہے۔یہ کراچی۔کالاشاہ کاکو۔فیصل آباد۔لاہور۔ملتان ے گوجرانوالہ۔پشاور۔سوات۔سکھر اور حیدر آباد میں بنایا جاتا ہے۔

چینی کی صنعت:

یہ پاکستان کی بڑی صنعتوں میں سے ایک ہے۔چینی گنے سے بنتی ہے جو کہ پنجاب، سندھ اور خیبر پختون خواہ میں بڑے پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے صرف دو کارخانے تھے اب پاکستان میں کل ۷۸ چینی کی ملیں ہیں جن میں سے ۴۰ پنجاب، ۳۲ سندھ اور ۶ خیبر پختونخواہ میں ہیں۔پاکستان چینی کی پیداوار میں خود کفیل ہے اور اس کی برآمد نے خاصا زرمبادلہ بھی کما رہا ہے۔پاکستان کی شکر سب سے اعلیٰ معیار کی ہے۔

سیمنٹ کی صنعت:

سیمنٹ کی پیداوار میں پاکستان تقریباً خود کفیل ہے۔۱۹۴۷ء میں پاکستان کے پاس سیمنٹ سازی کا صرف ایک کارخانہ تھا۔سیمنٹ جپسم اور چونے کے پتھر سے تیار کیا جاتا ہے۔پاکستان ان دونوں ہی کے ذخائر میں خود کفیل ہے۔اس لیئے نجی اور سرکاری دونوں طور پر ہیں۔ان میں سے ۳۲ فیکٹریاں نجی جبکہ ۴ پبلک سیکٹر میں ہیں۔سرکاری شعبے کے کارخانوں کا نظم و نسق پاکستان اسٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن کے سپرد ہے۔سیمنٹ کی پیداواری صلاحیت 17.7 ملین ٹن ہے۔

سیمنٹ سازی کے کارخانے:

فیڈرل علاقہ:	اسلام آباد
پنجاب:	ڈنڈوت۔واہ۔داؤد خیل۔راولپنڈی۔ڈیرہ غازی خان
سندھ:	کراچی۔حیدر آباد۔ٹھٹھہ۔نوری آباد اور روہڑی
خیبر پختون خواہ:	کوہاٹ۔ہری پور۔نوشہرہ
بلوچستان:	دروازہ۔گڈانی

گھی اور تیل کی صنعت:

یہ صنعت ۱۹۷۳ء میں نیشنلائز کی گئی۔ ۲۶ میں سے ۱۳ فیکٹریاں قومیائی گئی اور جی سی پی (گھی کارپوریشن پاکستان) کے زیر انتظام دے دی گئیں۔ گھی کے لیئے خام مال درآمد کیا جاتا ہے۔ یہ صنعت اب مکمل طور پر نجی ہے۔ اس کے تقریباً ۱۶۰ یونٹ کام کر رہے ہیں جو ۲.۷ ملین کی پیداوار کر رہے ہیں۔

مقامات:

سندھ:	کراچی۔ حیدر آباد۔ سکھر۔ نواب شاہ
پنجاب:	راولپنڈی
خیبر پختون خواہ:	نوشہرہ۔ ہری پور۔ دارگئی
بلوچستان:	ڈیرہ مراد جمالی۔ کوئٹہ

کیمیائی کھاد کی صنعت:

زرعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے مختلف قسم کی کھاد اس صنعت کے باعث دستیاب ہے۔ یہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کیمیائی کھاد کی ۱۰ صنعتیں موجود ہیں جن میں سے ۵ پنجاب میں اور تین سندھ میں ہیں جبکہ دو خیبر پختون خواہ میں ہیں۔ اس کی کل پیداوار ۶.۵ ملین سالانہ ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان میں بھاری صنعتیں مستقل فروغ پا رہی ہیں۔ پاکستان ان سے بھاری زرمبادلہ بھی کما رہا ہے۔

سوال نمبر ۵۔ **پاکستان کی دفاعی صنعت پر نوٹ لکھیے۔**

جواب: دفاعی صنعت بھی بھاری صنعتوں کے زمرے میں آتی ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل صنعتیں شامل ہیں۔

لوہا اور اسٹیل کی صنعت:

یہ صنعت لوہے کے ذخائر پر انحصار کرتی ہے۔ اس کے ذخائر کالاباغ۔ مکڑوال۔ لنگریال۔ خضدار۔ زیارت۔ چل غازی اور نوکنڈی میں پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے ناکافی ہونے کی وجہ سے لوہا اور اسٹیل درآمد بھی کیا جاتا ہے۔ اسکی دو بڑی صنعتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ پاکستان اسٹیل مل۔ کراچی:

یہ پورٹ قاسم کے قریب واقع ہے اور کراچی سے تقریباً ۴۰ کلر میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ روس کے اشتراک سے ۱۹۷۳ء میں بنائی گئی تھی اس میں کول تار۔ لوہے کی شیٹ وغیرہ تیار کی جاتی ہے۔

۲۔ ہیوی مکینیکل کمپلیکس:

یہ ٹیکسلا میں قائم ہے اور چین کے اشتراک سے ۱۹۶۸ء میں قائم ہوا تھا۔ یہ ریلوے، چینی کی ملوں، سیمنٹ فیکٹریوں، ٹیکسٹائل مشینوں اور کھاد کی فیکٹریوں، ٹرکوں وغیرہ کے کارخانوں کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی تعمیر کے ساتھ ہماری اسٹیل کی درآمدات اور مشینوں کی درآمد بچ گئی ہے۔ لہٰذا ہمارا زرمبادلہ بھی بچتا ہے۔

کشتی/بحری جہاز بنانے کی صنعت:

کراچی شپ یارڈ اور انجینئرنگ کا ادارہ ۱۹۵۶ء میں قائم ہوا اور یہاں بہت سے بحری جہاز اور کشتیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ کشتیوں کی مرمت کا کام بھی کرتا ہے۔ اس کارخانے میں نہ صرف ملکی جہاز بنانے اور اُن کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے ملکوں کے لیے جہاز اور ماہی گیری کے لیے کشتیاں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ جہاز سازی کی صنعت ایک طویل عرصے میں پروان چڑھی اور اب یہ اس قابل ہے کہ ملکی ضروریات کو پورا کر سکے۔

ہتھیاروں کی صنعت:

یہ صنعتیں دفاعی ساز و سامان تیار کرتی ہیں۔ ہتھیار اور اسلحہ سازی کا پہلا کارخانہ راولپنڈی کے قریب واہ میں قائم کیا گیا تھا۔ پاکستان میں اب میزائیل بھی تیار ہونے لگے ہیں۔ روایتی اور جدید پیچیدہ ہتھیاروں اور اسلحہ سازی میں پاکستان تقریباً خود کفیل ہو گیا ہے۔

مقامات:

پنجاب:	واہ، کامرہ
خیبر پختونخواہ:	حویلیاں
سندھ:	کراچی

اختتامیہ:

صنعتوں کی ترقی سے ملکی ترقی کو تقویت ملتی ہے اور زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ ذرائع نقل و حمل ہماری کس طرح مدد کرتے ہیں؟ پاکستان میں ذرائع نقل و حمل پر تین جملے تحریر کیجئے۔ (۲۰۰۸)

جواب: **تعارف:**

ذرائع نقل و حمل سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جو ہمیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے ہیں اور سامان کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ذرائع نقل و حمل بھی بہتر ہوئے ہیں۔ سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ گاڑیوں نے بیل گاڑیوں کی جگہ لے لی ہے۔ ذرائع نقل و حمل ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے فوائد ذیل میں درج ہیں۔

ذرائع نقل و حمل کے فوائد:

زراعت و صنعت: ذرائع نقل و حمل صنعت و زراعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ خام مال اور تیار شدہ مال اور فصلوں وغیرہ کو بازار تک پہنچانے اور مطلوبہ مقامات تک پہنچانے کا یہ مئوثر ذریعہ ہیں۔

قومی اور بین الاقوامی تجارت: یہ ذرائع قومی اور بین الاقوامی تجارت میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ملک کی تمام تر درآمدات و برآمدات کا انحصار بہتر اور فعال ذرائع نقل و حمل پر ہوتا ہے۔

یکجہتی: یہ لوگوں میں قومی یکجہتی کا سبب بھی بنتے ہیں کیونکہ انہی کے ذریعے لوگوں کو اندرونِ ملک جانے کا موقع ملتا ہے اور باہمی تعلقات کو بہتر بنانے میں معاونت حاصل ہوتی ہے۔

دفاع: یہ دفاع کے لیے بھی اہم ہے۔ کیونکہ یہ افواج کے مئوثر اور جلد نقل و حمل میں مددگار ہوتے ہیں۔

معلومات وآرٹ: یہ کسی مخصوص علاقے کی معلوماتِ عامہ اور آرٹ کو ملک کے دوسرے حصوں میں روشناس کرانے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

فوری امداد: ذرائع نقل وحمل قدرتی آفات جیسے زلزلے، طوفان، سیلاب وغیرہ کے وقت فوری امداد پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔

اختتامیہ:

یہ ذرائع بیروزگاری کا خاتمہ کر کے ملکی معیشت کے لیئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۷: **پاکستان کی سڑکوں پر نوٹ لکھیئے۔ پاکستان کی تیم اہم شاہراہوں کے نام لکھئے۔** (۲۰۱۰)

جواب: **سڑکیں:**

سڑکیں ذرائع نقل وحمل میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں یہ مختلف ممالک کو ایک دوسرے سے ملانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں یہ سفر اور سامان کے پہنچانے دونوں میں مددگار ہوتی ہیں۔

پکی اور کچی دونوں طرح کی سڑکیں پاکستان میں موجود ہیں پاکستان میں ۲۵۹۷۵۸ کلومیٹر تک سڑکوں کا جال پھیلا ہے۔ جس میں ۱۲۶۸۷۹ بڑی سڑکیں جبکہ ۹۲۸۴۹ چھوٹی سڑکیں شامل ہیں۔

پاکستان کی اہم سڑکیں مندرجہ ذیل ہیں۔

نیشنل ہائی وے:

یہ سب سے قدیم اور اہم شاہراہ ہے۔

لمبائی: ۱۷۳۵ کلومیٹر

علاقے: کراچی سے پشاور اور تورخم

خاص شہر: یہ شاہراہ حیدرآباد۔ نوابشاہ۔ سکھر ے بہاولپور ے ملتان۔ لاہور۔ راولپنڈی اور پشاور کو ملاتی ہے۔

اس شاہراہ کے ایک حصے کو گرینڈ ٹرنک روڈ یعنی جی ٹی روڈ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لاہور سے پشاور کے درمیان ہے۔

کراچی کوئٹہ شاہراہ براستہ خضدار:

یہ پکی سڑک ہے اور سامان کے لانے لے جانے کے لیئے اچھا راستہ ہے۔

لمبائی: ۸۱۶ کلومیٹر

حدود: کراچی سے اندرون بلوچستان

شہر: لسبیلہ۔ واڈھا۔ خضدار۔ قلات اور کوئٹہ کو آپس میں ملاتی ہے۔

کراچی کوئٹہ شاہراہ براستہ جیکب آباد:

یہ بھی پکی سڑک ہے۔

لمبائی: ۷۶۲ کلومیٹر

حدود: یہ کراچی کو کوئٹہ سے ملاتی ہے۔

شہر: کراچی۔کوٹری۔دادو۔لاڑکانہ۔جیکب آباد۔سبی اور کوئٹہ سے گزرتی ہے۔

کوئٹہ پشاور شاہراہ:

لمبائی: ۵۳۵ کلومیٹر

سوالحدود: یہ پشاور کو کوئٹہ سے ملاتی ہے۔

شہر: کوئٹہ۔مسلم باغ۔قلعہ سیف اللہ۔ژوہب۔بنوں۔کوہاٹ اور پشاور اس کے راستے میں آنے والے اہم شہر ہیں۔

کوئٹہ ملتان شاہراہ براستہ لورالائی:

یہ شاہراہ نیشنل ہائی وے کو جاملتی ہے جو کراچی سے لاہور جاتی ہے۔

حدود: یہ ملتان کو کوئٹہ سے ملاتی ہے۔

شہر: کوئٹہ۔مسلم باغ۔قلعہ سیف اللہ۔لورالائی۔فورٹ منرو۔ڈیرہ غازی خان۔مظفر گڑھ اور ملتان اس کے اہم شہر ہیں۔

اٹک ملتان شاہراہ:

یہ شاہراہ اٹک کو ملتان سے ملاتی ہے اور ملتان، بھکر، میانوالی اور اٹک سے ہو کر گزرتی ہے۔

ریجنل کارپوریشن فار ڈیولپمینٹ شاہراہ:

یہ شاہراہ پاکستان کو ایران اور ترکی سے ملاتی ہے۔یہ کراچی سے شروع ہو کر لسبیلہ۔واڈھا۔خضدار۔قلات۔نوشکی۔نوکنڈی اور تافتان سے گزرتی ہوئی ایران اور ترکی پہنچتی ہے۔

پشاور کراچی شاہراہ (انڈس ہائی وے):

یہ پاکستان کی دوسری بڑی شاہراہ ہے۔یہ پشاور کو کراچی سے ملاتی ہے اور دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے۔یہ پشاور سے کراچی براستہ کوہاٹ۔بنوں۔ڈیرہ اسماعیل خان۔ڈیرہ غازی خان۔کشمور۔شکارپور لاڑکانہ دادو اور سیہون جاتی ہے۔

کراچی حیدرآباد سپر ہائی وے:

یہ بڑی اور ڈبل شاہراہ ہے۔اس نے کراچی اور حیدرآباد کے فاصلے کو کم کردیا ہے۔جو لوگ حیدرآباد اور کراچی کے درمیان سفر کرتے ہیں وہ اس شاہراہ کو ترجیح دیتے ہیں۔یہ نیشنل ہائی وے کی نسبت چھوٹی ہے اس کی لمبائی ۱۷۰ کلومیٹر ہے۔

لاہور اسلام آباد موٹروے:

یہ موٹروے اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے اس کی لمبائی ۳۶۷ کلومیٹر ہے۔یہ بین الاقوامی پائے کی سڑک ہے۔اس کے دونوں اطراف میں تین لین ہیں۔اس شاہراہ پر آنے والے شہر لاہور سے پنڈی بھٹیاں۔سالم۔کوٹ مومن۔بھیرہ۔کلر کہار۔بھل کسار۔چکری اور اسلام آباد ہیں۔یہ پشاور تک ۱۵۵ کلومیٹر بڑھائی گئی ہے۔

اختتامیہ:

حکومت نے نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے) کا ادارہ سڑکوں کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیئے قائم کیا ہے۔اس لیئے سڑکوں کی بہتری نمبر حکومت کی نگرانی میں ہو رہی ہے۔

سوال نمبر ۸۔ ریلوے پر نوٹ لکھیں۔ **(۲۰۱۲)(۲۰۱۰)**

جواب: تعارف:

سڑکوں کے ساتھ ساتھ ریلوے بھی نہایت اہم ذرائع نقل وحمل ہے۔ ریل سے سفر کرنا نسبتاً محفوظ ہوتا ہے۔ ریلوے کا پورا جال ۷۷۹۱ کلو میٹر لمبا ہے۔ جس میں ۸۱۵ بڑے اسٹیشن اور ۴۶ چھوٹے اسٹاپ شامل ہیں۔

اثاثے:

۸۵۰ ڈیزل اور الیکٹرک گاڑیاں

۲۲۷۵ مسافر ٹرینیں

۲۱۷۳۲ ویگنیں

اہم ٹرینیں:

تیز گام۔ تیز رو۔ عوام ایکسپریس۔ سپر ایکسپریس۔ شالیمار ایکسپریس۔ چناب ایکسپریس۔ خیبر میل۔ قراقرم۔ نائٹ کوچ۔ جعفر جمالی ایکسپریس

اہم ریلوے روٹ:

۱۔ پشاور کراچی براستہ راولپنڈی لاہور۔ روہڑی:

یہ پاکستان کا سب سے لمبا ریلوے ٹریک ہے۔

لمبائی: ۱۲۷۶ کلو میٹر

حدود: پشاور سے کراچی

ملائے جانے والے شہر:

پشاور۔ نوشہرہ۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ ساہیوال۔ خانیوال۔ ملتان۔ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ نواب شاہ۔ شہداد پور۔ حیدر آباد۔ کوٹری۔ جنگ شاہی اور کراچی

۲۔ کوئٹہ زاہدان:

یہ کوئٹہ سے شروع ہو کر سپیذند۔ نوشکی۔ دلبندین سے ہوتا ہوا زاہدان پہنچتا ہے۔ جو ایران کا سرحدی علاقہ ہے۔

۳۔ روہڑی کوئٹہ:

یہ ٹریک پشاور سے کراچی جاتا ہے۔ اور روہڑی سے یہ سکھر۔ حبیب کوٹ۔ شکار پور۔ جیکب آباد۔ سبی سے ہوتا ہوا کوئٹہ پہنچتا ہے۔

۴۔ ملتان سے جیکب آباد براستہ ڈیرہ غازی خان:

یہ راستہ کراچی سے پشاور جاتا ہے۔ یہ ملتان سے مڑ کر جیکب آباد جاتا ہے۔ اس کے راستے میں مظفر گڑھ۔ کوٹ ادو۔ ڈیرہ غازی خان اور کشمور آتے ہیں۔ جیکب آباد ہیں یہ کوئٹہ کی ریلوے لائن سے جا ملتی ہے۔

۵۔ کوئٹہ ذوہب:
یہ کوئٹہ سے براستہ بوستان۔ مسلم باغ اور قلعہ سیف اللہ ذوہب جاتا ہے۔

۶۔ کراچی فیصل آباد:
یہ کراچی سے لاہور اور پشاور جاتا ہے اور خانیوال سے مڑ کر فیصل آباد جاتا ہے۔

۷۔ راولپنڈی فیصل آباد براستہ وزیر آباد:
یہ راولپنڈی سے براستہ جہلم۔ گجرات اور وزیر آباد فیصل آباد جاتا ہے۔ وزیر آباد سے یہ منڈی بہاالدین اور سرگودھا سے بھی گزرتا ہے۔

۸۔ پشاور۔کراچی براستہ راولپنڈی فیصل آباد:
یہ راولپنڈی سے شروع ہو کر وزیر آباد پر مڑ کر فیصل آباد۔ خانیوال اور لودھراں جاتا ہے۔ وہاں سے یہ کراچی اور پشاور تک جاتا ہے۔

اختتامیہ:
پاکستان کے ریلوے کے اثاثے بہت پرانے ہو چکے ہیں حکومت کو اس طرف بھر پور توجہ دینی چاہیئے۔

سوال نمبر۹۔ ہوائی راستے اور بحری راستوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

ہوائی راستے:
ہوائی راستے اہم ذرائع نقل و حمل ہیں۔ یہ نہ صرف شہروں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہیں بلکہ ملکوں کو بھی ملاتے ہیں۔ پاکستان کے کچھ علاقے ایسے ہیں جیسے گوادر۔ پسنی، تربت، گلگت، جہاں ہوائی راستہ زمینی راستے سے آسان اور محفوظ ہے۔ یہ تیز ترین ذریعہ آمد و رفت ہے۔

پی آئی اے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن ۱۸۵۵ء میں قائم کی گئی۔

اندرونی علاقے:
کراچی۔ کوئٹہ۔ پشاور۔ سکھر۔ نوابشاہ۔ موئن جوداڑو۔ لاور۔ اسلام آباد۔ ملتان۔ پسنی ۔ گوادر۔ تربت۔ فیصل آباد۔ سرگودھا۔ میانوالی۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ گلگت۔ سکردو اور چترال

بیرونی ملک:
امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ جاپان۔ امارات۔ چینئے (بھارت)۔ ملائیشیاء۔ سنگاپور وغیرہ

ائیر پورٹ:
ملک میں ۴۴ ہوائی اڈے موجود ہیں جن میں سے ۳۷ اڈے ۴۰ جہازوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

ائیر لائن:
اس وقت چار ائیر لائن ملک میں موجود ہیں۔ جن میں پی آئی اے۔ ایرو ایشیاء۔ بلیو ائیر لائن اور شاہین شامل ہیں۔

بحری راستے:
پاکستان میں بحری راستوں کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ آجکل لوگ بحری راستے سے سفر کرنا پسند نہیں کرتے۔ پاکستان میں دو

بندرگاہیں کراچی اور بن قاسم ہیں گوادر میں بھی بندرگاہ بنائی جارہی ہے۔ پاکستان بحری راستوں کے ذریعے درآمدات و برآمدات کرتا ہے۔ پاکستان میں مرچنٹ نیوی کا ادارہ بھی موجود ہے۔ پی این ایس سی یا پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کو بھی ۱۹۶۳ء میں قائم کیا گیا۔ اس کے ذریعے امریکہ۔ برطانیہ۔ چین۔ جاپان۔ آسٹریلیا۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور اور گلف کے ممالک سے تجارتی روابط قائم کیئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۰۔ تجارت اور کامرس پر نوٹ لکھیئے۔

جواب: تجارت اور کامرس:

تجارت اور کامرس ملکی معیشت کے لیئے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ یہ زراعت اور صنعتوں کو فروغ دینے کا بھی باعث بنتے ہیں۔

تجارت کی اقسام:

تجارت کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ اندرونی تجارت　　۲۔ بیرونی تجارت

اندرونی تجارت:

تجارت پاکستان کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ اندرونی تجارت ملک میں سامان کی ترسیل اور خرید و فروخت کا ذریعہ ہے۔ اس سے پیسہ گھومتا رہتا ہے۔ اور یہ پورے سال ہوتی ہے۔ اس سے روزگار اور لوگوں کی فلاح و بہبود وابستہ ہے۔

صوبوں کی اشیاء:

پنجاب: گندم۔ چاول۔ کپاس۔ کپڑا۔ کھیلوں کا سامان۔ اسٹیشنری۔ مشینیں۔ سیمنٹ وغیرہ۔

سندھ: کپاس۔ کپڑا۔ ریشمی کپڑا۔ ربڑ کی اشیاء وغیرہ

بلوچستان: پھل اور خشک میوے۔

بڑے تجارتی مراکز:

کراچی۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی اور پشاور میں بڑے تجارتی مراکز قائم ہیں۔

بیرونی تجارت:

ملک کی اشیاء ضرورت کی کمی کو پورا کرنے کے لیئے بیرونی ممالک کو فروخت کی جاتی ہیں اسے بیرونی تجارت کہتے ہیں۔ مختلف ممالک اپنی مختلف چیزوں کے لیئے مشہور ہیں۔ جیسے جاپان بجلی کا سامان بنانے کے لیئے مشہور ہے۔ پاکستان قالین اور کپڑے کے لیئے جبکہ امریکہ بھاری صنعتوں کا سامان بنانے کے لیئے مشہور ہے۔

پاکستان کی برآمدات:

کاٹن کا کپڑا۔ کپاس۔ چاول۔ چینی۔ قالین۔ مچھلی۔ سرجری کے آلات۔ پھل۔ سبزیاں اور کچھ دفاعی آلات۔

پاکستان کی درآمدات:

ہوائی جہاز۔ بھاری مشینیں کیمیائی اشیاء۔ دوائیاں۔ لوہا۔ کھانے کا تیل۔ چائے۔ پیٹرول۔ بجلی اور سائنس کا سامان۔

تجارتی ساجھے دار:

امریکہ۔ برطانیہ۔ یورپی یونین۔ گلف ممالک۔ سعودی عرب۔ جاپان۔ چین۔ سری لنکا۔ بنگلہ دیش۔

ای۔کامرس:

ایسے ہیں جیسے گوادر۔پسنی۔تربت۔گلگت۔جہاں ہوائی راستہ زمینی راستے سے آسان اور محفوظ ہے۔یہ تیز ترین ذریعۂ آمد ورفت ہے۔پی

یہ الیکٹرونک کامرس کی شارٹ فارم ہے۔اس سے مراد کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے تجارت کو فروغ دینا ہے۔یہ آئی ٹی کا حصہ ہے۔اس کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

i- معاہدے کم وقت میں بہتر طور سے ہو جاتے ہیں۔

ii- برآمدات اور درآمدات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

iii- ریکارڈ رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

iv- بڑے بزنس کے اداروں سے تعلقات بنانے میں مدد ملتی ہے۔

v- رقوم دینا آسان ہو جاتا ہے۔

vi- کسی بھی ملک کے اسٹاک کے شیئر خریدے اور بیچے جاسکتے ہیں۔

vii- تجارت آسان اور جلدی ہوتی ہے۔

سوال نمبر۱۱۔ صنعتی ترقی کے لیئے پاکستان میں کون سے اقدامات کیئے جاسکتے ہیں؟ (۲۰۱۰) (۲۰۱۳)

پاکستان میں صنعتی ترقی کے لئے کوئی تین اقدامات لکھئے۔

جواب: پاکستان کی صنعتی ترقی کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کیئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ قانون:

ملکی حالات کو بہتر بنانا چاہیئے تاکہ انویسٹر پیسہ لگائیں۔

۲۔ قوانین وضوابط:

تجارت کے قوانین اور ضوابط کو آسان بنایا جائے۔

۳۔ محنت کی عظمت:

عملے کو تربیت دیتے وقت ان میں محنت کی عظمت کو اُجاگر کرنا چاہیئے۔تاکہ اُن میں کام سے وابستگی کا احساس پیدا ہو۔اور پیداوار بڑھانے کے لیئے وہ سخت محنت کریں۔

۴۔ ضبط معیار (کوالٹی کنٹرول):

ضبط معیار (کوالٹی کنٹرول) کا سخت نظام قائم کیا جائے۔تیار شدہ مال کے معیار اور اعلیٰ وصف پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔

۵۔ معیار تعلیم:

بازارکاری (مارکیٹنگ) اور تجارتی نظم ونسق (بزنس ایڈمنسٹریشن) کی تعلیم کا معیار بہتر بنانا چیے۔

۶۔ پالیسیاں:

صنعتی پالیسیاں آسان اور مربوط ہونی چاہیئے۔یعنی بالکل صاف، شفاف، واضح اور پائیدار ہونی چاہیے۔

۷۔ **اسمگلنگ کی روک تھام:**

اسمگلنگ کی روک تھام سختی سے کی جانی چاہیئے ۔بیرونی ممالک کی اشیاء کی اسمگلنگ پر سخت پہرہ ہونا چاہیے۔

۸۔ **حکومتی پیش کش:**

حکومت کو ٹیکس میں نرمی وغیرہ جیسی پیش کش عام کرنی چاہیئے ۔یعنی صنعتکاروں کو ٹیکسوں میں رعایت ،بہتر پیداوار کے لیے زر تلافی (سبسڈی) اور کارکنان کی تربیت کی شکل میں ترغیبات دینی چاہیے۔

۹۔ **کام کے حالات:**

کارکنوں کے حالات کو بہتر بناتے ہوئے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کرنا چاہیئے ۔

اختتامیہ:

اگر حکومت یہ سارے اقدامات کرے تو ہمارا ملک یقیناً صنعتی ترقی کرے گا۔اور صنعتی ترقی کو فروغ حاصل ہوگا۔